Regd. L. No: 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
41
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
روزنامہ
تار کا پتہ :- الفضل لاہور
قیمت فی پرچہ ۱؎

الفضل لاہور

۲۹ رجب سنہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۶ شہادت ۱۳۳۳ھش - ۶ اپریل ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۹

مجلس دستور ساز میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے باقی ماندہ حصوں پر غور شروع ہو گیا

عدالت عالیہ کے قیام، چیف جسٹس اور دیگر ججوں کے تقرر سے متعلق دفعات منظور کر لی گئیں

کراچی ۵ر اپریل - آج تیسرے پہر مجلس دستور ساز نے بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے باقی حصوں پر غور شروع کیا - آج اجلاس میں عدلیہ سے متعلق دفعات منظور کی گئیں یہ دفعات عدالت عالیہ کے قیام، چیف جسٹس اور دیگر ججوں کے تقرر، ان کی قابلیت اور تنخواہوں سے تعلق رکھتی ہیں - ان میں یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ چیف جسٹس کو سربراہ مملکت خود مقرر کریں گے - اور عدالت عالیہ کے دوسرے ججوں کا تقرر چیف جسٹس کی سفارش پر سربراہ مملکت کی طرف سے عمل میں آئے گا - عدالت عالیہ کا جج اُسکو مقرر کیا جائے گا - جو کم از کم ۵ سال تک کسی ہائی کورٹ کا جج رہا ہو یا اس نے پندرہ سال تک ہائی کورٹ میں پریکٹس کی ہو - چیف جسٹس کی تنخواہ ۵ ہزار روپے اور عام جج کی تنخواہ ۴ ہزار روپے ماہوار ہو گی - جج صاحبان کے تقرر کے طریق اور تنخواہوں پر کافی بحث ہوئی - مسٹر غیاث الدین پٹھان نے ترمیم پیش کی کہ عدالت عالیہ کے دوسرے ججوں کے تقرر کے بارے میں سربراہ مملکت کے لئے یہ ضروری ہو گا کہ وہ چیف جسٹس کی سفارشات منظور کریں - اس خیال کے پیش نظر کہ اس سے عدلیہ کی آزادی برقرار رہے گی - یہ ترمیم منظور کر لی گئی - دستور ساز اسمبلی کا اجلاس کل صبح پھر ہو گا

بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے باقی حصوں پر غور کرنے کے لئے آج تین گھنٹے سے زائد عرصہ تک مرکزی مسلم لیگی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا - مشرقی بنگال کے ممبروں نے مطالبہ کیا کہ زبان کے مسئلے اور وفاقی حکومت اور یونٹوں کے درمیان امور کی دوبارہ تقسیم کے بارے میں پہلے غور کیا جائے - کافی بحث کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ جمعہ کے روز پارٹی کے اجلاس میں اس امر پر پھر غور کیا جائے گا - آج کے اجلاس میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون اور پنجاب کے بعض دوسرے ممبر شریک نہیں ہو سکے -

پنجاب کے تین افسر معلوماتی دورے پر

سوڈان جا رہے ہیں

لاہور ۵ر اپریل - پنجاب کے تین افسر جو نہری ڈویلپمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں - پیر کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے خرطوم روانہ ہو رہے ہیں - وہ سوڈان میں کپاس پیدا کرنے کی مشہور سکیم کا جائزہ لیں گے - جس کے تحت آبپاشی کے ذریعہ دس لاکھ ایکڑ رقبے کو زرخیز بنایا جا رہا ہے -

ترکی اور پاکستان کا معاہدہ دنیا میں امن کی ایک اور اہم ضمانت ہے (وزیر خارجہ یونان)

ایتھنز ۵ر اپریل - یونان کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ترکی اور پاکستان کے درمیان باہمی اشتراک عمل کا معاہدہ دنیا میں امن کی ایک اور اہم ضمانت ہے - کیونکہ اس کی وجہ سے آزاد ملکوں کو قیام امن کی جدوجہد جاری رکھنے کی ایک اور سہولت حاصل ہو گئی ہے ——— ترکی کے وزیر اعظم نے وزیر اعظم پاکستان جناب محمد علی کو باہمی تعاون کے معاہدے پر مبارکباد کا ایک پیغام بھیجا ہے - اسی طرح ترکی کے وزیر خارجہ نے بھی وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو اس معاہدے پر مبارکباد دی ہے -

پنجاب میں بجلی پانی اور زمین کے وسائل کو ترقی دینے کیلئے عنقریب ایک نیا ادارہ قائم کیا جائے گا

انجینئرنگ کانگرس کے ۳۸ویں سالانہ اجلاس میں ملک فیروز خان نون کی تقریر

لاہور ۵ر اپریل - حکومت پنجاب نے صوبے میں بجلی، زمین اور پانی کے وسائل کو ترقی دینے کے لئے ایک نیم سرکاری خود مختار ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اس کے تحت ایک وسیع بجلی گھر قائم کرنے کے علاوہ بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے کا ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا جائے گا - اس امر کا انکشاف وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون نے آج انجینئرنگ کانگرس کے ۳۸ ویں سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کیا - آپ نے فرمایا صنعتی ترقی کے لئے سستی بجلی کا فراہم ہونا ازحد ضروری ہے - آپ نے محکمہ تعمیرات عامہ اور محکمہ بجلی کے انجینئروں کو توجہ دلائی کہ وہ سستی بجلی پیدا کرنے کے لئے مشترکہ جدوجہد کی مدد سے ایسی تجاویز کو عملی جامہ پہنائیں کہ جس سے بجلی کی صنعتی ضروریات بآسانی پوری ہو سکیں - آپ نے ملک کی ترقی اور خوشحالی کے سلسلے میں انجینئرنگ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اس فن کے ماہروں نے ابھی بہت گراں بہا خدمات سرانجام دینی ہیں - کیونکہ ان کی خدمات کے بغیر زرعی اور صنعتی ترقی کی سکیموں کو ٹھوس بنیادوں پر نہیں چلایا جا سکتا - آپ نے انجینئرنگ کانگریس کے صدر مسٹر کے - اے - غفور کی اس تجویز کی حمایت کی کہ انجینئرنگ کی اعلیٰ تربیت کے لئے پاکستان انجینئرنگ سروس اکیڈیمی قائم کی جائے -

انجینئرنگ کانگریس کا انعامی تمغہ

امسال ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب نے حاصل کیا

لاہور ۵ر اپریل - بہترین مقالہ لکھنے پر انجینئرنگ کانگریس کا تمغہ اس سال پنجاب اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب کو ملا ہے نیز پاکستان صنعتی کارپوریشن کا انعام نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایگزیکٹو انجینئر مسٹر آئی - اے - ظفر نے حاصل کیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

زخم پوری طرح مندمل ہو گیا ہے تاہم حفاظتی پٹی ابھی جاری رہے گی

شکر کے خفیف سے آثار بدستور ہیں نیز شام کو ہلکی سی حرارت بھی ہو جاتی ہے

احباب اپنے پیارے آقا کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۵ر اپریل (بذریعہ تار) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے :-

"حضور ایدہ اللہ کا زخم پوری طرح مندمل ہو گیا ہے تاہم حفاظتی پٹی ابھی جاری رہے گی - پیشاب میں شکر کے خفیف سے آثار بدستور ہیں - نیز شام کو ہلکی سی حرارت بھی ہو جاتی ہے لیکن عام حالت بفضلہ تسلی بخش ہے"

تار کا انگریزی متن درج ذیل ہے :-

"Hazrat's wound perfectly healed though protective bandage being continued. Slight traces of sugar in Urine persist and also slight evening temperature but general condition satisfactory."

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر ——— مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دستکاری پریس میں طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ؎

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اسلام اور ایمان کی تشریح

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور تھے جب کہ ایک شخص آیا اس کے کپڑے بہت سفید تھے۔ اور اس کے بال بہت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کی علامت کوئی نہ تھی۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اسے جانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے گھٹنوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے لگا دیا۔ اور اپنے ہاتھوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں رانوں پر رکھا۔ اور کہا اے محمدؐ مجھے اسلام کے ارکان کے متعلق بتائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے ارکان یہ ہیں کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اللہ کا رسول ہے۔ اور تو نماز قائم کرے۔ اور زکوٰۃ ادا کرے۔ اور رمضان کے روزے رکھے۔ اور بیت اللہ کا حج کرے۔ اگر تجھے اس تک پہنچنے کی طاقت ہے اس نے کہا آپ نے درست فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ ہم اس سے تعجب کرتے تھے کہ وہ سائل بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور قیامت پر۔ اور تو ایمان لائے خدا کی خیر و شر کی تقدیر پر۔ اس نے کہا آپ نے درست فرمایا۔ پھر کہا مجھے احسان کے متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کم از کم یہ یقین ہو کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ (صحیح مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مامورین الٰہی کو دکھ اور تکالیف کیوں دی جاتی ہیں؟

”یہ امر انسانی عادت میں داخل ہے، جب کوئی نیا انسان اس کے سامنے آتا ہے تو آنکھیں اس کو تاڑتی ہیں کہ یہ اس کا قد ہے یہ اس کا رنگ ہے۔ آنکھیں ایسی ہیں۔ صورت ایسی ہے۔ غرض سر سے لے کر پیر تک اس کو تاڑتا ہے یہاں تک کہ نظریں محدود ہو کر آخر کار اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نبیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ آتے ہیں تو وہ معمولی انسان ہوتے ہیں۔ تمام حوائج بشری اور ضروریات ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ جو کچھ فوق العقل باتیں بتاتے ہیں۔ دنیا کی نظر میں وہ اچنبھا ہوتی ہیں۔ اس لئے انکار کیا جاتا ہے۔ ان کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان سے ہنسی کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی تکالیف اور ایذا رسانی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

یہی بھید ہے کہ ہر نبی کو دکھ دیا گیا۔ اور ضروری ہے کہ ہر ایک جو خدا کی طرف سے مامور اور مرسل ہو کر آئے وہ اپنی قوم میں کیسا ہی معزز اور امین اور صادق ہو۔ لیکن اس کے دعوے کے ساتھ ہی اس کی تکذیب شروع ہو جاتی۔ اور اس کی تذلیل اور ہلاکت کے منصوبے ہونے لگتے ہیں مگر ہاں جیسے یہ لازمی امر ہے کہ ان کی تکذیب کی جاتی۔ ان کو دکھ دیا جاتا ہے۔ یہ بھی سچی اور یقینی بات ہے کہ ایک وقت آجاتا ہے۔ کہ ان کی جماعتیں مستحکم ہو جاتی ہیں۔ وہ دنیا میں صداقت کو قائم کر دیتے۔ اور راستبازی کو پھیلا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے بعد ایک زمانہ آتا ہے۔ کہ دنیا ان کی طرف ٹوٹ پڑتی۔ اور وہ ان تعلیمات کو قبول کر لیتی ہے جو وہ لے کر آتے ہیں۔ گو اپنے زمانہ میں ان کو دکھ دینے میں کوئی کسر نہ رکھی گئی ہو۔ اور نہیں رکھی جاتی“ (ملفوظات احمد صدا ۲۸)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء

۱۶-۱۷-۱۸ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۶ تا ۱۸ شہادت ۱۳۳۳ھش مطابق ۱۶ تا ۱۸ اپریل ۱۹۵۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی۔ جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مجلس مشاورت میں عورتوں کا حقِ نمائندگی

عورتوں کی حق نمائندگی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء میں فرمایا ”عورتوں کی حق نمائندگی کے متعلق یہ عارضی فیصلہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرا لیں۔ یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کر لیں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائے گا۔ مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیجوایا جائے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس بھیج دیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا۔ تو ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا کروں گا۔ اس طرح عورتوں مردوں کے جمع ہونے کا جھگڑا بھی پیدا نہ ہوگا۔ اور مجھے بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ عورتیں مشورہ دینے میں کہاں تک مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان کی رائیں فیصلہ کرتے وقت مجلس میں سنا دی جائیں گی۔“

(ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کا بھجوایا جا چکا ہے لجنات کو چاہیئے کہ اپنی تحریری آراء بذریعہ ڈاک یا اپنی جماعت کے نمائندگان کے ہاتھ مشاورت سے پہلے پہلے مجھے بھجوا دیں۔ سیکرٹری مجلس مشاورت

(بقیہ لیڈر ص ۳)

پیدا ہو سکتی ہے؟ حالانکہ ایسا مجموعہ خواہ کتنی احتیاطوں سے ہی تیار نہ کیا جائے وہ معیار تیقن حاصل نہیں کر سکتا۔ جو کتاب مبین کو حاصل ہے؟

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ایسے مجموعہ کی واقعی مسلمانوں کو سخت ضرورت ہے۔ اور اس کا تیار کرنا تحصیل حاصل نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ یہ ایک ایسی ضرورت ہے۔ جس کا اکاڈیمی کے معزز ارکان کو احساس بڑی دیر میں پیدا ہوا ہے۔ چاہیئے تھا کہ موجودہ دنیا کے علماء اسلام اس کام کو آج سے کم از کم ایک صدی پہلے سر انجام دے لیتے۔ اور اس طرح کی بلکہ اس سے بھی زیادہ محنت و مشقت اس پر صرف کرتے۔ جو قدما ارباب صحاح ستہ یا احادیث کے دیگر مختلف مجموعوں کے مولفین نے فرمائی ہے۔ مگر ایسے مجموعوں کے تیار ہو جانے سے ہمیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے کہ تجدید و احیائے دین کا جو سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہم اس سے فارغ ہو سکتے ہیں۔ اور دنیا کے سامنے اسلامی سیرت کا وہ ٹھیٹھ نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے مبارک عہد میں ایک بار ظہور پذیر ہوا تھا۔

یہ کہ خود اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے اسلام کے لئے ایک سلسلہ مقرر فرمایا ہے۔ قرآن کریم سے واضح ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا له
لحافظون

تحقیق ہم نے ہی اس نصیحت کو اتارا ہے۔ اور تحقیق ہم ہی اس کی حفاظت بھی کرنے والے ہیں۔ یہاں حافظون میں فاعل کا صیغہ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ جب کبھی اسلامی زندگی دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جائے گی۔ تو کوئی اور نہیں بلکہ خود ہم اپنی اس نصیحت کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ اس آیہ کریمہ کی تشریح خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی ہے

ان اللہ یبعث لھذہ الامة
علی راس کل مائة سنة من
یجدد لھا دینھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے سر پر ایک ایسے بشر کو مبعوث فرماتا رہے گا۔ جو اس کے لئے تجدید احیائے دین کیا کرے گا۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ
کرتی ہے

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۶ اپریل ۱۹۵۴ء

تجدید احیائے دین

روزنامہ آفاق لاہور کی اشاعت ۵ اپریل ۱۹۵۴ء میں "اشاعت علمی و ادبی" کے زیر عنوان "اکاڈیمی آف اسلامک سٹڈیز (حیدرآباد دکن)" کی طرف سے ایک یادداشت شائع ہوئی ہے۔ جس میں اکاڈیمی کی کونسل نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ علمی اصول پر جملہ احادیث کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے اہل علم حضرات کی ایک ایسی موزوں جماعت کی تشکیل دی جائے۔ جسے پوری دنیائے اسلامی کی نمائندگی حاصل ہو۔ جماعت مستند احادیث کا ایک ایسا مجموعہ مرتب کرے۔ جو موجودہ دنیا کے تعلق سے محکمات قرآنی کے مطالعہ میں ضروری مدد دے سکے (نوٹ) چنانچہ یادداشت کے الفاظ ہیں

"جب تک کہ اصل کو غیر اصل سے جدا نہ کیا جائے اور حدیث کے موجودہ سرمایہ سے ایک ایسا واحد مستند مجموعہ تیار نہ ہو جو قرآنی ہدایات کے فہم و ادراک میں اسی طرح ممد و معاون ہو جس طرح کہ عہد رسالت میں انہیں روبہ عمل لایا گیا تھا۔ اس وقت تک موجودہ دنیا میں اسلام کے مذہبی افکار کی تشکیل جدید اور تمام امت کے لئے اسی اساس پر ایک واحد بنیادی فقہ کی تدوین کی کوشش ہرگز بار آور نہ ہو سکے گی"

یادداشت کے آغاز میں ان وجوہات پر بحث کی گئی ہے جس کی بناء پر اس کام کی اہمیت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"جو لوگ پیروان رسول ہونے کے مدعی ہیں، ان کی تعداد اس وقت ۳۵ اور ۴۰ کروڑ کے درمیان ہے، ان کے مسکن اطلانٹک سے بحر الکاہل تک وسیع و عریض علاقوں کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہیں۔ یہ عظیم الشان منطقہ ایشیا کے دو بر اعظموں پر محیط ہے۔ اور اس کی متعدد شاخیں شمال و جنوب میں دور تک پھیلی ہوئی ہیں یہ منطقہ معاشی اور سیاسی ہر دو حیثیت سے عظیم فیصلہ کن اہمیت کا حامل ہے۔ اور اینگلو امریکن و سوویٹ روس دنیا کی دو حریف طاقتوں کے درمیان حائل ہے۔ جن میں سے ہر ایک اس وقت دوسرے کے درپے ہے۔ اور اپنے اصول و معتقدات کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں ہے۔ مسلمان اس وقت "امت وسطیٰ" کا منصب حاصل کرنے اور ان ہر دو کے درمیان اختلافی خلیج کو پاٹنے کے بہترین موقف میں ہیں، لیکن کیا وہ اس فریضۂ منصبی کو انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بدقسمتی سے وہ اس وقت نہ صرف متعدد جغرافیائی حد بندیوں میں منقسم اور مختلف سیاسی وحدتوں میں بٹے ہوئے ہیں بلکہ طرفہ تماشہ یہ ہے مخالف پرستانہ گروہ بندیوں میں مبتلا اور انفرادی و اجتماعی طور پر کم و بیش زندگی کے ہر میدان عمل میں درماندہ ہیں۔ اس وقت ایک بڑا خطرہ یہ لاحق ہے کہ کہیں یہ دنیا کی دو زبردست طاقتوں کی باہمی آویزش میں فرداً فرداً گھسیٹ نہ لئے جائیں۔ اور جو ظاہری صورت اسلام کی اب تک ان میں باقی ہے۔ اس وقت تک عزت نفس خود اعتمادی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ وہ احتساب نفس سے کام لے کر ان تمام چیزوں سے دستبردار ہونے کی کوشش نہیں کریں گے۔ جو زندگی اور فکر کی راہ میں ان کو ترقی سے روکے ہوئے ہیں۔ اس روش کو اختیار کرنے کے بعد ہی وہ خود میں ان اوصاف حمیدہ کی پرورش کر سکتے ہیں۔ جو ایک ملت کو امت وسطیٰ کے مرتبہ میں پہنچانے کے لئے ضروری ہیں:

اس کے بعد یادداشت میں ایک نہایت اہم بات جو بیان کی گئی ہے۔ وہ اس کوشش و سعی کے متعلق ہے جو مسلمان مفکر مسلمانوں کے موجودہ زوال و انحطاط کے علاج کے طور پر اب تک کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ

"سابق میں جب کبھی مسلم مفکرین نے ملت اسلامیہ کے تنزل و انحطاط کے اسباب معلوم کرنے کی کوشش کی۔ تو بلا استثناء، ان سب نے ایک ہی سوال کو اپنے پیش نظر رکھا کہ مسلمان کیوں اب ایک برسر اقتدار سیاسی قوت نہیں رہے۔ گویا مسلمانوں کا مقصد حیات دوسروں پر سیاسی سرفرازی حاصل کرنا ہے۔ ہر شخص نے اسی نقطۂ نظر سے ماضی کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے اس بازنگاہی میں بہتوں نے مغرب کو مورد الزام قرار دیا۔ اس امر پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی معمولی سی زحمت بھی گوارا نہیں کی۔ کہ کیوں اتنی آسانی سے مسلمان مغرب کا شکار ہو گئے۔ اگرچہ معدودے چند اشخاص نے اس نہج سے مسئلہ پر غور بھی کیا تو انہوں نے اس سے زیادہ کچھ اور نہیں کیا کہ مسلمانوں پر مذہب سے بے اعتنائی کا اتہام لگائیں۔ لیکن کیا یہ حالات کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے؟ کیونکہ شائد یہ کہتا ہے کہ دنیا میں کوئی دوسری قوم مسلمانوں سے زیادہ مذہب کا پرستار نہیں ہے۔ پھر بھی وہ کئی صدیوں سے پستی و تنزل میں مبتلا ہے۔"

اس کے بعد یادداشت میں مسلمانوں کی موجودہ پستی کی اصل وجہ بیان کی ہے لکھا ہے۔

"سوال یہ ہے کہ آخر وہ کیا چیز ہے جو ان کی موجودہ پستی کی ذمہ دار ہے۔ یہ جو کبھی دوسروں کے لئے نمونہ اور مثال تھے کیوں ان کی یہ حیثیت برقرار نہیں رہی؟ اس کا صرف ایک ہی جواب ہے وہ یہ کہ جن اوصاف حمیدہ نے ان کو کسی وقت ایک مثالی امت ہونے کا امتیاز بخشا تھا اب ان کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ کیونکہ یہ اوصاف ان اجنبی صفات کے پہلو بہ پہلو باقی نہیں رہ سکتے تھے۔ جن کو مسلمانوں نے رفتہ رفتہ اپنا لیا۔ یہ وہ صفات ہیں جنہوں نے ابتدا میں تو کیف اور اثر مرتب کیا۔ لیکن آخر میں مردہ و بے جان بنا دیا۔ یہ بات ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے۔ کہ پیغمبر اسلام کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ ایک ایسے ذہن انسانی کی تخلیق کی جائے۔ جس میں احساس توحید ربانی، احساس وحدت انسانی کی ایک غیر متزلزل حقیقت اختیار کر سکے۔ تاکہ ہر شخص اپنے عمل صالح تقوےٰ یا متوازن اعمال کے ذریعہ حقوق اللہ اور حقوق العباد یا حقوق الناس کی بجائی کا اہل ہو ایسے افراد جن صفات کے حامل ہوں یقیناً مسلم معاشرہ میں اب بھی موجود ہیں۔ لیکن کیا اجتماعی حیثیت سے بھی دنیائے اسلام ایسا ہی نمونہ پیش کرتی ہے۔"

(روزنامہ آفاق ۵ اپریل ۱۹۵۴ء)

جہاں تک تو اکاڈیمی کا ارادہ احادیث کا ایک نیا مجموعہ تیار کرنے کا ہے۔ ہم کو اس کے متعلق اس وقت کچھ اس کے سوا عرض نہیں کرنا کہ یہ ارادہ واقعی بڑا نیک ہے۔ اور ہم دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اکاڈیمی اس ارادہ میں کامیابی حاصل کرے۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر احادیث کا کوئی جامع مجموعہ تیار ہو جائے تو اس سے عالم اسلام کو بہت فائدہ ہوگا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا محض ایک ایسا مجموعہ تیار ہو جانے سے مسلمانوں میں وہ اوصاف حمیدہ بھی ضرور پیدا ہو جائیں گے جنہوں نے انہیں قرون اولیٰ میں تمام دنیا کا راہ نما و پیشوا بنا دیا تھا۔ یہ کام اکاڈیمی کو ضرور کرنا چاہیئے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ کوئی مسلمان ایسے کام میں انہیں مدد دینے سے گریز نہیں کرے گا۔ مگر کیا تجدید احیائے دین کا وہ عظیم الشان کام جس کی اس زمانے میں مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ صرف احادیث کا ایک خالص مجموعہ تیار کر لینے سے تکمیل پا سکتا ہے؟ اس نئی زندگی کا از سر نو آغاز کر سکتا ہے۔ جس کا آغاز سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اور جس کو کافی حد تک صحابہ عظام نے اپنے اعمال سے سرانجام دیا تھا؟

احادیث کا معاملہ تو خیر واقعی مشتبہ ہے اور کھرے کو کھوٹے سے شناخت کرنا ایک مہم سے کم نہیں مگر قرآن کریم تو مسلمانوں کے پاس ہو بہو اسی صورت میں بغیر ذرا سے زیر و زبر کے تغیر کے شروع سے چلا آیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو بار بار کتاب مبین آیات بینات اور تفصیل لکل شیئ فرماتا چلا جاتا ہے ایسی کتاب ہدایت جس کا بیان سہل صاف اور آسان ہو جب اس کی موجودگی میں مسلمانوں کا زوال و انحطاط رک نہیں سکا۔ تو پھر سوچنے کی بات ہے کہ ایک خالص مجموعہ احادیث اگر ایسا مجموعہ احادیث اگر ایسا مجموعہ تیار کر لینا ممکن بھی ہو تو کیا محض اس کے موجود ہو جانے سے مسلمانوں میں وہ مذہبی معیار عمل اور وہ ربانی زندگی آپ ہی آپ

(باقی دیکھیں صفحہ ۶)

اسلام کی عظیم الشان فتح اور عیسائیت کا اعتراف شکست

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

(از مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مبلغ جماعت احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مقدر تھا کہ وہ دجالی فتنہ جو پہلے مسیح (علیہ السلام) کی بگڑی ہوئی امت کی طرف سے کھڑا کیا جانا تھا. اور جس کی بنیادیں پہلے مسیح کی خدائی پر مستحکم اور استوار کی جانی تھیں اس کو مٹانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی ایک محمدی مسیح کو کھڑا کرے. جو اس فتنہ کو عصائے محمدی سے پاش پاش کر دے.

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ کی بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی. جبکہ عیسائی دنیا کا یہ عقیدہ تھا. کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان دی - اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر مع جسم عنصری چڑھ گئے - اور اپنے باپ کے دائیں ہاتھ بیٹھے ہیں. اور آخری زمانہ میں دنیا کی عدالت کے لئے زمین پر آئیں گے. اور کہ دنیا کا خدا اس کا خالق اور مالک وہی یسوع مسیح ہے. اس کے سوا اور کوئی نہیں. دوسری طرف مسلمان بھی قرآن مجید اور اسلام کی تعلیم کے صریح خلاف اور عیسائیت کے زیر اثر اس خیال میں مبتلا تھے. کہ گو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے مصلوب ہونے سے بچا لیا. لیکن خدا کا فرشتہ ان کو مع جسم عنصری آسمان پر لے گیا. اور اب تک دوسرے آسمان پر زندہ موجود ہیں. اور آخری زمانہ میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے منارے کے قریب اتریں گے. اور تمام غیر قوموں کو قتل کریں گے.

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان بعید از عقل عقائد و خیالات کی خود عیسائیوں کی مسلمات اور قرآن پاک کی تعلیم کی روشنی میں پُر زور تردید کی. اور خدا سے الہام پا کر یہ اعلان فرمایا.

"مسیح موعود جس کی بشارت انجیل اور قرآن میں پائی جاتی ہے. اور احادیث میں بھی اس کے آنے کے لئے وعدہ دیا گیا ہے. وہ میں ہوں. مگر بغیر تلواروں اور بندوقوں کے."

(دیباچہ مسیح ہندوستان میں ص۱)

اور آپ نے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کو ثابت کیا. عیسائیوں نے آپ کی شدید مخالفت کی. آپ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا. کیونکہ وفات مسیح علیہ السلام ثابت ہونے سے الوہیت مسیح کی ساری عمارت ہی گر جاتی ہے. مگر جو آواز خدا تعالیٰ کی طرف سے بلند ہوتی ہے. اسے دنیا کی کوئی طاقت ہرگز دبا نہیں سکتی. آپ نے تحدی سے فرمایا. کہ وہ وقت آ رہا ہے. کہ دنیا ان خیالات سے منہ موڑ لیگی: اسی وقت ان کی غلطیاں ان پر ظاہر ہوں گی. آپ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو. کوئی آسمان سے نہیں اترے گا. ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں. وہ تمام مریں گے. اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا. اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی. اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا. اور پھر ان کی اولاد کی اولاد مرے گی. اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی. تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالیگا. کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا. اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی. مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا. تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے. اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی. کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے. اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا. اور ایک ہی پیشوا. میں تو ایک تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں. سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا. اور وہ بڑھے گا اور پھولے گا. اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے."

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

باوجودیکہ انیسویں صدی کے شروع میں یورپ کے تمام سلاطین نے مل کر ایک معاہدہ پر جس کا نام "The holy Alliance" تھا دستخط کئے تھے. اس میں انہوں نے یہ عزم کیا تھا. کہ وہ اپنے تمام امور میں صرف مذہب عیسائیت کی اتباع کریں گے. اور اس سے ہرگز ادھر ادھر نہیں ہوں گے. لیکن اب اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا. کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق آج عیسائیت کی بنیاد متزلزل ہو چکی ہے. اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مطابق کہ

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

عیسائیت کے قدم لڑکھڑا رہے ہیں. اور الوہیت و تثلیث کا قصر خود انہی کے ہاتھوں مسمار ہونا شروع ہو گیا ہے. جرمنی کے باشندے باوجودیکہ عیسائیت کے شیدا سمجھے جاتے تھے. آج عیسائیت سے متنفر ہیں. چنانچہ ڈاکٹر Rosenburg ایک مشہور جرمن مصنف لکھتا ہے:-

"Once and for all the so called old testament must be ablished as such as a book of religion."

یعنی پرانے عہد نامے کی مذہبی حیثیت کو یک قلم اور ہمیشہ کے لئے اڑا دینا چاہیئے. اور نئے عہد نامہ کے متعلق لکھتا ہے. کہ اس میں بھی بہت سی فاش غلطیاں ہیں. مسیح کا سولی پر چڑھنا اور ہمارے گناہوں کا کفارہ ہونا وغیرہ واہیات باتیں ہیں. انگلستان جو اس زمانہ میں عیسائیت کا مضبوط قلعہ ہے. اور جہاں کروڑوں روپیہ ہر سال عیسائیت کی تبلیغ کے لئے خرچ کیا جاتا ہے. وہاں پر بھی عیسائیت کے قدم اکھڑ رہے ہیں. انگلستان کے اخبارات میں ۱۹۳۸ء کے لگ بھگ ایک فوٹو شائع ہوا تھا. جس میں وہاں کے لوگوں نے یسوع کے ایک بت پر چاروں طرف سے ہجوم کر کے گولیاں چلائی تھیں. اور اس طرح اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا. جو ان کے دلوں میں عیسائیوں کے خدا کے خلاف بھڑک رہی ہے. لنڈن میں سب سے بڑا گرجا سینٹ پال کا ہے. شاہان انگلستان بھی عبادت کے لئے اسی میں جاتے ہیں. اس کے ایک ڈین (Dean) نے جس کا نام انج (Inge) ہے. جو نہایت عالم اور ذی اثر تھا. ایک دفعہ صاف لفظوں میں کہا:-

"میں یہ ماننے کو تیار نہیں ہوں. کہ اس ملک (انگلستان) کے بیس فی صدی سے زیادہ لوگ کسی ممکن معنی کی رو سے بھی عیسائی قرار دیئے جا سکتے ہیں."

یہ شواہد اور واقعات اس چیز کی غمازی کر رہے ہیں. کہ عیسائی لوگ اپنے عقائد سے بیزار ہوتے نظر آ رہے ہیں. چنانچہ امریکہ میں ایک سوسائٹی ہے. جس کا مرکز نیویارک ہے. اس کا نام "واچ ٹاور بائیبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی" ہے. ۱۹۳۱ء میں اس سوسائٹی کے مختلف ملکوں کے نمائندوں نے فیصلہ کیا. کہ اس کے ممبروں کو "Jehovahs witnesses" کہا جائے. جن کا دعویٰ ہے. کہ ہم یسوع کی روحانی بادشاہت کے صحیح زمینی نمائندے ہیں. اور لوگوں کو یہ خوشخبری دیتے ہیں. کہ یسوع روحانی طور پر دوبارہ آ چکے ہیں. اور خدائی بادشاہت شروع ہو چکی ہے. اور شیطان اور خدائی بادشاہت کا فیصلہ آئندہ آنے والی خدائی جنگ میں ہوگا.

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب رئیس اعظم طالب پور بھنگواں جو اپنی بیٹی کے پاس نرائن گنج ڈھاکہ میں گئے ہوئے تھے. حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وہیں مورخہ ۳ مارچ ۱۹۵۵ء وفات پا گئے ہیں. انا للہ وانا الیہ راجعون. احباب دعا فرمائیں. کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنا قرب عطا فرمائے. آمین. خاکسار بشیر احمد پسر چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم.

حلقہ یونیورسٹی میں ووٹر بننے کی میعاد میں توسیع

حلقہ نیابت پنجاب یونیورسٹی کی فہرست رائے دہندگان میں نام درج کرانے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء ہے. (پاکستان ٹائمز ۱/۳/۵۵) توسیع سے احباب فائدہ اٹھا دیں. (ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت مند احباب توجہ فرمائیں

Inspectors of central Excise and land custom Punjab and N.W.F.P.

تنخواہ ۱۲۵-۲۵-۲-۲۷۵ روپے. الاؤنس علاوہ. شرائط: گریجوایٹ. عمر ۲۵ قد ۵ فٹ ۷ انچ. چھاتی ۳۳". پھیلاؤ ۱½". درخواستیں بنام نزدیک کے منیجر دفتر روزگار ۹/۴/۵۵ تک پہنچنی لازم ہیں. آگے وہ خود بنام کلکٹر ۱۳/۴/۵۵ تک نیڈو ہوٹل لاہور میں ارسال کر دیں گے.
(پاکستان ٹائمز ۱/۳/۵۵) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۳۸۱۶ منکہ غلام نبی ولد چودھری خیر محمد قوم باجوہ پیشہ زراعت عمر ۴۰ برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹلہ شام کوٹ ڈاکخانہ منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور صوبہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ منقولہ جائیداد چار راس بیل جن کی قیمت چار صد روپیہ ہے۔ اور دو راس بھینسیں قیمت مبلغ پانچ صد روپیہ۔ ایک گدھا جس کی قیمت مبلغ ساٹھ روپیہ ہے۔ کل میزان قیمت نو صد ساٹھ روپیہ ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور میری آمد بذریعہ کاشت سالانہ مبلغ پانصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط العبد نشان انگوٹھا غلام نبی موصی۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال ریاست بہاولپور گواہ شد محمد یعقوب اوورسیر حاصل پور و سیکرٹری مال حاصل پور۔

وصیت نمبر ۱۳۸۱۵ منکہ سراج الدین صاحب ولد میاں آڑو۔ قوم موسیال پیشہ موچی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھول ڈاکخانہ بنگلہ باغ و بہار ضلع رحیم یار خاں صوبہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائیداد ایک راس گائے جس کی قیمت مبلغ -/۱۴۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری مزدوری کی آمد ماہوار -/۱۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط العبد نشان انگوٹھا سراج الدین گواہ شد محمد اسماعیل بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن جھول۔ گواہ شد بقلم خود اللہ دتا گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۸۱۴ منکہ نذیرہ بیگم زوجہ چودھری محمد اسلم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھول ڈاکخانہ بنگلہ باغ و بہار ضلع رحیم یار خاں صوبہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر -/۴۰۰ روپیہ وصولی بذریعہ زیور طلائی ڈنڈیاں وزن ۱ ۱/۴ تولہ قیمت مبلغ ایک سو روپیہ زیور طلائی (لاکا) وزن ۱ ۱/۴ تولہ قیمت مبلغ -/۱۰۹ روپے۔ ایک راس جھوٹی قیمت -/۴۰ روپے۔ باقی حق مہر بقایا -/۱۹۱ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ کل رقم -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ دستخط نذیرہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد محمد اسلم خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۸۱۳ منکہ عالم بی بی زوجہ چودھری محمد یوسف صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھول ڈاکخانہ بنگلہ باغ و بہار ضلع رحیم یار خاں صوبہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ فقط الامتہ عالم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد یوسف بقلم خود خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۸۳۰ منکہ خورشید بیگم زوجہ دلاور حسین صاحب قوم مغل پیشہ مستری لوہار عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن چک ۸۴/A ڈاکخانہ چک ۸۸ فتح ضلع بہاولپور صوبہ بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری منقولہ جائیداد حق مہر نو صد روپیہ جو کہ میں بصورت زیور وصول پایا ہے۔ زیور طلائی اس وقت نو صد روپیہ کا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف دلاور حسین خاوند موصیہ مذکور الامتہ نشان انگوٹھا خورشید بیگم موصیہ گواہ شد محمود احمد سیکرٹری مال چک ۸۴/الف فتح۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۸۲۷ منکہ مسمات رحمت بی بی زوجہ میاں علی محمد قوم شیخ انصاری پیشہ کاروبار گھر عمر تقریباً پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن شہر گھمیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پاک پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ صلح مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۵۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ تفصیل جائیداد حق مہر -/۳۲ زیورات -/۲۷۵ روپے۔ نقد -/۱۰۰ روپے میزان -/۴۰۷ روپے۔

۱۔ میری اس وقت مندرجہ بالا جائیداد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ ۲۔ میرے خاوند کی طرف سے جو خرچ مجھے ماہوار ملتا ہے۔ وہ مبلغ -/۵ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

۳۔ اگر میں اپنی کسی جائیداد کے حصہ وصیت کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرا کر رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی جائیداد کو میری وفات پر منہا کر دیا جائے گا۔ لہذا یہ چند سطور بطور وصیت و اقرار کے لکھ دیتی ہوں۔ کہ سند رہے۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا رحمت بی بی موصیہ۔ گواہ شد ماسٹر علی محمد مدرس بقلم خود گواہ شد نشان انگوٹھا علی محمد خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۸۳۱۔ منکہ دلاور حسین ولد عمر الدین قوم مغل پیشہ مستری لوہار عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن چک ۸۴/A ڈاک چک ۸۸ فتح ضلع بہاولپور صوبہ بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد نقد روپیہ -/۸۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری سالانہ آمد مبلغ دو صد ۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف دلاور حسین وصیت کنندہ بقلم خود۔ العبد دلاور حسین بقلم خود۔ گواہ شد محمود احمد سکرٹری مال چک ۸۴/الف فتح گواہ شد منظور احمد درویش قادیان حال ۸۴/A۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

تاریخی یادگار

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ جو متواتر دس سال تک حصہ لیں گے (دس سال کے بعد اسے انیس سال تک ممتد کر دیا گیا تھا۔ اور دس سال پورے کرنے والوں کو حضور کا دستخطی سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا۔ جس پر دس سالہ حساب لکھا گیا تھا۔ وکیل المال) وہ وہ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کے پورا کرنے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۱ء میں دکھایا تھا۔ جس میں پانچ ہزاری فوج کا دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا۔ پس مبارک وہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔"

پہلے دور کے انیس سال ختم ہونے پر حضور ایدہ اللہ نے فیصلہ فرمایا۔ کہ ان پانچ ہزار کی تاریخی یادگار قائم رکھنے کے لئے ایک فہرست انیس سالہ شائع کی جائے۔ اور اس میں انیس سالہ اشاعت اسلام میں جو مدد دی ہے۔ وہ بھی نام بنام درج کی جائے۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فہرست وکیل المال تحریک جدید ربوہ تیار کر رہا ہے۔ آپ اپنے نام اور اپنے متعلقین کے نام کی تسلی کر لیں۔ کہ آیا فہرست میں نام لکھا گیا ہے۔ اگر آپ کے انیس سال میں سے کسی سال کا بقایا ہے۔ تو آپ جلد سے جلد ادا کریں۔ تا آپ کا نام بھی لکھا جائے۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ بقایا نہیں۔ ادا کیا تھا۔ تو مقامی رسید کا حوالہ نہیں۔ بلکہ مرکزی دفتر محاسب ربوہ کی رسید کا نمبر و تاریخ دیں۔ کیونکہ حسابات بعد پڑتال بنائے جاتے ہیں۔ بغیر حوالہ مرکزی رسید مزید پڑتال کی گنجائش نہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ملازمت کے متلاشی احباب کے لئے

چیف انجینئر کراچی امپروومنٹ ٹرسٹ کے نام درخواستیں ۳۰ اپریل تک انیس مختلف بڑی چھوٹی آسامیوں کے لئے طلب کی گئی ہیں۔ انجینئرنگ اور کلیریکل قابلیتوں کے خواہشمند امیدواران تفصیل کے لئے پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۳/۴/۵۴ ملاحظہ فرماویں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

113

معاشرے کی سب سے بڑی بدقسمتی

(منقول از ہفت روزہ رفتار زمانہ ۳ اپریل ۱۹۵۴ء)

کچھ عرصہ ہوا روزنامہ "نوائے وقت" نے ایک بڑے نقص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملک و قوم کے بہی خواہاں کو توجہ دلائی تھی کہ:-

"سارے معاشرہ کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ہم اخلاقی جرأت سے تہی دامن ہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے برائی کا ارتکاب ہوتا ہے۔ لیکن کسی کو توفیق نصیب نہیں ہوتی کہ ہاتھ یا زبان سے اُسے روکنے کی کوشش کرے ــــ خاموش تماشائی کی حیثیت سے ظلم و زیادتی کا نظارہ کیا جاتا ہے"

یہ افسوسناک ملی کردار کسی بھی زندہ قوم کے لئے طمانیت کا موجب نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ مسلمان کے لئے جس کے وجود کی علت غائی داعی الی الخیر اور نہی عن المنکر کے منصب پر فائز ہونا قرار دیا گیا ہے،

گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے امام صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔

اور ایک مسلمان کہلانے والے کا خنجر ایک جماعت کے مذہبی پیشوا کی گردن میں سوا دو انچ گہرا اور تین انچ لمبا گھاؤ پیدا کرنے کا موجب ہوا۔

خبر رساں ایجنسیوں اور ریڈیو کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ گئی۔ لیکن سوائے ایک آدھ اخبار کے صوبہ کے اکثر اخبارات

معاشرہ کی سب سے بڑی بدقسمتی

اخلاقی جرأت سے تہی دامنی پر لبوں پہ مہر سکوت لگائے بیٹھے رہے۔

اکثر سیاسی راہنما خاموش
ملکی لیڈر خاموش
اکثر صحافی خاموش

بعض وہ لوگ جن کی مسلسل اور پیہم مساعی سے معاشرہ کی ذہنیت بگڑی

دور از کار تاویلات کی جھاڑیوں کی اوٹ سے کچھ مصلحت آمیز مصلحانہ انداز میں بولے۔

لیکن یہ باتیں معاشرے کی اصلاح تو کیا کریں گی۔ ان بزرگوں کی "پاکی داماں کی حکایت" کی طرف اشارہ کر سکیں تو کچھ بعید نہیں۔

جس قوم میں یہ روح پیدا کی جائے۔ کہ جس کسی سے تمہیں اختلاف ہو۔ اُسے قتل کر دو اور جب عوام کے سامنے یہ فتویٰ مختلف رنگوں میں پیش کیا جائے۔ کہ جس شخص سے اختلاف ہو اُس کی سزا قتل ہے۔ اور قاتل غازی یا شہید بن جائے گا۔ تو یہ تعلیم بالآخر سارے ملک کی بربادی کا موجب بن سکتی ہے۔

اور پھر قادیانیوں کے علاوہ اس اصل کے ماتحت ہر وہ شخص جسے ان مولوی صاحبان یا مفتیانِ دین سے اختلاف پیدا ہوگا۔ یا کسی اور سے کوئی اختلاف ہوگا۔ وہ سمجھنے لگے گا۔ کہ ایسے مرتد کی سزا سوائے قتل کے کچھ نہیں ــــ پھر سبھی کو اس تعلیم کا نشانہ بننا پڑے گا۔ اور یہ سبق بھلائے نہ بھول سکے گا ــــ جیسے ماں باپ یا بہن بھائی کھیل کے طور پر بعض دفعہ بچوں کو سکھاتے ہیں۔ کہ فلاں کو مارو۔ تو وہ مارتے ہیں۔ اور ماں باپ۔ بہن۔ بھائی ہنستے ہیں۔ دوسرے دن وہ بچے ماں باپ کے منہ پر تھپڑ مارتے ہیں ــــ اس وقت روکنا اور اخلاقی اور مذہبی وعظ سنانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

پس حکومت اور ملک کے ارباب حل و عقد کا فرض ہے۔ کہ وہ قوم کے افراد کی ذہنیت کو بدلیں۔ ورنہ امن قائم کرنا مشکل ہو جائے گا۔

پھر مولوی صاحبان اور واعظ حضرات اور دوسرے لوگوں کی جانیں بھی محفوظ نہ رہیں گی۔ ان سے بھی جس کسی کو اختلاف ہوگا۔ یہ خطرناک ذہنیت اُن کے لئے خطرے کا موجب بن سکے گی۔

شرعی تعزیر اسلامی تعلیم کی رُو سے صرف حکومت کے اختیار میں ہے۔ اور حکومت بھی شرعی تعزیر قضاء کے ذریعہ دے سکتی ہے۔

کتنی امن والی تعلیم قرآن کریم کی ہے۔ اور کتنی پاکیزہ تعلیم اسلام کی ہے۔ کہ حکومت کے سوا شرعی تعزیر کا کسی کو اختیار نہیں۔ اور حکومت بھی اسی تعزیر کا اختیار رکھتی ہے جس کا اختیار اسے قرآن کریم نے دیا ہے۔ گویا پہلے عوام کے ہاتھ بند کئے۔ پھر حکومت کے ہاتھ یہ کہہ کر بند کر دیئے۔ کہ تم بھی قضاء کے ذریعے ہی تعزیر کا اختیار رکھتے ہو۔

ایک دفعہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہؐ اگر میں اپنی عورت کے پاس غیر مرد کو دیکھوں۔ تو آیا مجھے اُس کو قتل کرنے کی اجازت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اُسے قتل کرو گے۔ تو اس کے بدلے میں تمہیں قتل کیا جائے گا۔ تم گواہ پیش کرو۔ اس شخص نے کہا۔ یا رسول اللہؐ اتنا دیوث کون ہوگا۔ کہ وہ اپنی عورت کے پاس غیر مرد کو دیکھے۔ تو وہ گواہ ڈھونڈتا پھرے اسلام نے ایسے شخص کی سزا قتل رکھی ہے۔ تو کیوں نہ میں اسے مار دوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر تم نے ایسا کیا۔ تو پکڑے جاؤ گے۔ اس وقت تک زانی کو رجم کیا جاتا تھا۔ اور وہ صحابی بھی اُسے قتل کرنے کے لئے ہی اجازت چاہتے تھے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ تم نے اپنی عورت کے پاس غیر مرد کو دیکھا لیکن تم قاضی کے پاس جاؤ۔ وہ فیصلہ کرے گا کہ تم ٹھیک کہتے ہو یا غلط ــــ اب یہ کتنی واضح دلیل ہے کہ اسلام نے کسی صورت میں بھی شرعی تعزیر کی جس میں قتل کرنا۔ ہاتھ پاؤں کا کاٹنا اور قید کرنا شامل ہیں۔ کسی فرد کو اجازت نہیں دی۔

پس حکومت اور ملک کے اخبارات اور راہنماؤں کا فرض ہے۔ کہ اس بگڑی ہوئی ذہنیت کو درست کرنے کی جلد کوشش کریں۔ اگر ہر شخص کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ شرعی تعزیر اسلام نے حکومت اور قضاء کے ہاتھ میں رکھی ہے۔ اور یہ سمجھا دیا جائے۔ کہ ایسا فعل خدا تعالیٰ کے منشاء۔ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم۔ قرآن کریم۔ اخلاق حب الوطنی۔ روح نظام اور ملک و ملت کے خلاف ہے۔ تو کوئی شخص ایسا "ننگ انسانیت" فعل نہیں کرے گا۔

مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو مولوی صاحبان کی کڑی نگرانی کرنی چاہیئے کہ وہ مذہب کے مقدس نام پر قتل و غارت اور فساد پر عوام کو نہ اُکسا سکیں۔ جب تک حکومت ان کے منہ بند نہیں کرے گی۔ ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

اطلاع دیں

سبی بلوچستان سے ایک صاحب نے لکھا ہے۔ کہ چونکہ والد صاحب کی وفات پر ہندوستان جا رہے ہیں۔ اس لئے تین ماہ تک انہیں الفضل نہ بھیجا جائے۔ لیکن اپنا ایڈریس اور خریداری نمبر نہیں لکھا۔ اور نام بھی پڑھا نہیں جاتا۔ اگر یہ سطور ان کی نظر سے گذریں۔ تو مفصل ایڈریس نام اور خریداری نمبر سے فوراً اطلاع دیں۔ (مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) میں نے محکمانہ امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اشرف پنجاب کوآپریٹو سروس لائلپور (۲) میرا بچہ عزیزم امان اللہ امسال ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (اہلیہ عباد اللہ گیانی گوجرانوالہ) (۳) میرے لڑکے عزیز عطاء الحق خان سلیم نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ضیاء الحق خان مالیر کنٹ کراچی) (۴) میرے چچا مکرم محمد رمضان صاحب چک گ ب ضلع لائلپور ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد طفیل کارکن دفتر وصیت۔ ربوہ (۵) پانچ ماہ ہوئے۔ میرے بائیں گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ دوبارہ میو ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہو رہا ہوں۔ احباب میری صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد العزیز فیروزپوری) (۶) میرے چھوٹے بھائی پر ایک کیس دائر ہے۔ جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔ احباب پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اسلم لاہور چھاؤنی) (۷) میرے والد چوہدری باغ دین صاحب چک ۳۰ منٹگمری کافی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں کافی کمزور ہو گئے ہیں مقام احمدی دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد ۳۰/۱۱۰ ضلع منٹگمری) (۷) میں امسال پنجاب یونیورسٹی سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب سے اپنی نمایاں کامیابی و کامرانی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ریاض احمد حیدرانی متعلم گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازی خان) (۸) میرا لڑکا عزیزم مسعود احمد II ایئر یونیورسٹی کا امتحان دے رہا ہے احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (عنایت اللہ مکان ۲۸۱/B.5.5.6 دیپالپور بازار شہر منٹگمری) (۹) بندہ آج کل نہایت درجہ مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے آمین ثم آمین (چوہدری عبد المجید سابق مکینیکل اوورسیئر معرفت مرزا اکرام احمد بیگ ڈویژنل اکاؤنٹنٹ بھکر ضلع میانوالی) (۱۰) چوہدری امیر الدین صاحب مرحوم آف جامن ضلع لاہور کے مقدمہ قتل کے فیصلہ کے لئے ۵ اپریل ۱۹۵۴ء سیشن کورٹ میں تاریخ مقرر ہے۔ احباب مقدمہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

یاد رہے۔ کہ چوہدری صاحب کو ۵ ماہ کا عرصہ ہوا نہایت بیدردی سے قتل کر دیا گیا تھا ــــ

خاکسار جمال الدین گل بڈیارہ (۱۱) میرے چھوٹے بھائی پر ایک کیس دائر ہے جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔ احباب پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اسلم لاہور چھاؤنی)

441

زبردست بارشوں کے باعث دریائے دجلہ میں پھر سیلاب آگیا

بغداد ۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ زبردست بارشوں کے باعث دریائے دجلہ میں ایک اور سیلاب آگیا ہے۔ جس سے بغداد اور ملحقہ علاقے کے زیر آب ہو جانے کا خطرہ ہے۔

بغداد سے ۵۰ میل بالائی جانب موصل کے شہر سے آنے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دریائے دجلہ کی سطح میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور سیلاب مسلسل بڑھ رہا ہے۔ سینکڑوں میل علاقے میں پانی ہی پانی نظر آ رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے سیلاب زدگان کی امداد کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اب تک بیس ہزار اشخاص کو سیلاب زدہ علاقہ سے نکالا جا چکا ہے۔

ادھر بغداد میں سیلاب کی روک تھام کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں [illegible]۔ دریائے دجلہ کے پہلے سیلاب میں کروڑوں پونڈ کا نقصان ہوا تھا۔ اور فصلوں کی تباہی کے علاوہ متعدد اشخاص غرقاب ہو گئے تھے۔

حج کے لئے درخواستیں

۱۵ اپریل تک وصول کی جائینگی

کراچی ۴ اپریل: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان بحری اور بری راستہ سے حاجیوں کی باقاعدہ آمد و رفت کا انتظام کرے گی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے اس سلسلہ میں سٹینڈنگ حج کمیٹی کی سفارش منظور کر لی ہے۔ مغربی پاکستان سے حج کے لئے درخواستیں ۱۵ اپریل تک وصول ہونگی اس کے بعد وصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو گا جن لوگوں کی درخواستیں پہلے موصول ہوں گی۔ انہیں پہلے نشستیں ملیں گی۔ اور اگر درخواستوں کی تعداد نشستوں سے بڑھ گئی۔ تو قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ جو لوگ فریضہ حج ادا کر چکے ہیں لیکن اب اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ مکہ معظمہ جانا چاہتے ہیں۔ انہیں بھی اجازت دی جائے گی۔

ہوائی جہاز کے ذریعہ جانے والے زائرین مئی میں درخواستیں دیں گے۔ اس سلسلہ میں حکومت ایک علیحدہ اعلان جاری کرے گی۔

ناخواندہ آبادی میں تعلیم پھیلائیں

(وزیر تعلیم)

گجرات ۴ اپریل۔ یہاں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر خان نے تعلیم یافتہ لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ مبلغانہ جذبہ سے کام لے کر صوبہ کے ناخواندہ لوگوں میں تعلیم پھیلائیں۔

چوہدری صاحب زمیندارہ کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہمارے ملک کی پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ عوام کی جہالت ہے۔ جب تک اس کو دور کرنے کے لئے ہمہ گیر جدوجہد سے کام نہیں لیا جائے گا۔ یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ منڈی بہاؤ الدین کے [illegible] سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ملک کو آپ کی خدمات کی بے حد ضرورت ہے۔

مسٹر فضل الحق کا عزم کراچی

ڈھاکہ ۴ اپریل۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر اے۔ کے فضل الحق نے یونائیٹڈ پریس آف پاکستان کو ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ میں چند دنوں تک کراچی جاؤں گا۔ جہاں مرکز سے صوبہ کے لئے مالی امداد حاصل کرنے اور ان قیدیوں کو رہا کرانے کی کوشش کروں گا۔ جنہیں مرکزی حکومت کے حکم سے نظر بند کیا گیا ہے۔

گورنر جنرل کراچی پہنچ گئے

کراچی ۴ اپریل گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد آج لاہور سے طیارہ میں واپس کراچی پہنچ گئے ماری پور ہوائی اڈہ پر مسٹر شعیب قریشی مسٹر اے۔ ٹی۔ نقوی اور میجر جنرل موسیٰ ڈپٹی چیف آف سٹاف آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

مصری اسلحہ سوڈان کے حوالے کر دیا گیا

خرطوم ۴ اپریل۔ مصر نے سوڈان کو جو اسلحہ دیا ہے۔ اسے آج خرطوم کی ایک تقریب میں حکومت سوڈان کے حوالے کر دیا گیا۔

آج قاہرہ میں مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی نے برطانوی سفیر سے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ برطانوی دستے سوڈان کیوں بھیجے گئے ہیں۔

تخفیف اسلحہ کمیشن کا اجلاس

نیویارک ۴ اپریل۔ تینوں مغربی طاقتوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اقوام متحدہ کی تخفیف اسلحہ کمیٹی کا اجلاس جلد بلایا جائے۔

توقع ہے۔ کہ کمیشن کا اجلاس جمعرات یا جمعہ کو منعقد ہو گا کمیشن کے صدر سے انعقاد اجلاس کے لئے باقاعدہ درخواست کر دی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنے گذشتہ اجلاس میں ایک قرارداد پیش کی تھی۔

اسلامی فلسفہ کی روایات کو پھر زندہ کیا جائے (جسٹس ڈاکٹر عبد الرشید)

لاہور ۴ اپریل۔ پاکستان کے چیف جسٹس میاں عبد الرشید نے تجسس کا ایک ایسا نیا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ جس سے ہم اس فلسفہ کی قدر و منزلت کا جائزہ لے سکیں۔ جو ہمیں ورثہ میں ملا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم صرف اپنی فلسفانہ روایات کو پھر سے زندہ کرنے اور انہیں اپنانے سے ہی دوسرے فلسفوں کے محرکات سے کما حقہ آگاہ ہو سکتے ہیں۔

آج پنجاب اسمبلی کی عمارت میں پہلی آل پاکستان فلسفہ کانگرس کا افتتاح کرتے ہوئے میاں عبد الرشید نے کہا۔ میں پہلی پاکستان فلسفہ کانگرس کا افتتاح اور قدیم لوگوں کی ایک نئی مملکت میں ممتاز مفکروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں۔

اسرائیلی دستے نے دو مصری ہلاک کر دیئے

قاہرہ ۴ اپریل۔ حکومت مصر نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کے ایک دستے نے سرحد پار کر کے مصری چوکی پر حملہ کر دیا۔ جس میں ایک مصری افسر ہلاک اور ایک رضا کار ہلاک ہو گئے۔

برطانوی گی آنا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر جگن گرفتار کئے گئے

جارج ٹاؤن ۴ اپریل: برطانوی گی آنا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر چیڈی جگن کل یہاں سے چالیس میل دور ایک گاؤں ماہیا کونی میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان پر ہنگامی قوانین کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے۔ ڈاکٹر جگن پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ کہ وہ جارج ٹاؤن کی حدود سے باہر نہ نکلیں مگر وہ اس پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ماہیا کونی کے گاؤں چلے گئے تھے۔ انہیں گرفتار کر کے جارج ٹاؤن پہنچا دیا گیا ہے۔ اب انہیں پیر کو عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ جہاں ان کی ضمانت پر رہائی کا مسئلہ زیر بحث آئے گا۔ ڈاکٹر جگن کو ہنگامی قوانین کی خلاف ورزی کے الزام میں پانچ سال قید اور پانچ ہزار پونڈ جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے۔

انہوں نے اس سے پہلے گورنر سے باہر جانے کی اجازت طلب کی تھی۔ مگر ان کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ اور ڈاکٹر جگن بلا اجازت ہی باہر چلے گئے تھے۔

مسز جینٹ جگن پر بھی ہنگامی قوانین کے تحت یہ پابندی عائد ہے۔ کہ وہ بلا اجازت جارج ٹاؤن سے باہر نہیں جا سکتیں۔

دیہات کی ترقی کیلئے ایک ٹھوس

منصوبہ تیار کیا جائے گا

مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ اے۔ کے فضل الحق کا اعلان

ڈھاکہ ۴ اپریل۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر اے۔ کے فضل الحق نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ میں عنقریب ایسے لوگوں کی کانفرنس طلب کروں گا۔ جو دیہات کی ترقی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ تاکہ دیہی ترقی کا ایک ٹھوس منصوبہ بنایا جا سکے۔

مسٹر فضل الحق نے بتایا۔ کہ میں ایک دو دنوں میں مشرقی بنگال اور ملحقہ بھارتی ریاستوں کے درمیان ویزا سسٹم ختم کرنے کا مسئلہ اپنے ہاتھ میں لوں گا۔ مسٹر حق نے جن چار نکات کے متعلق فوری طور پر قدم اٹھانے کا اعلان کیا تھا۔ ویزا سسٹم کی تنسیخ ان میں تیسرا نکتہ ہے۔ مسٹر فضل الحق نے کہا۔ کہ ویزا کی پابندی نے دونوں ملکوں کے سرحدی باشندوں کے لئے انتہائی مشکلات پیدا کر رکھی ہیں۔ انہیں جلد سے جلد ختم کرنا ضروری ہے۔ جہاں تک سیاسی نظر بندوں کی رہائی کا تعلق ہے [illegible] کی رہائی شروع ہو گئی ہے۔ جنہیں صوبائی حکومت نے گرفتار کیا تھا۔ مسٹر حق نے کہا کہ جو اشخاص مرکزی حکومت کے حکم کے تحت گرفتار ہیں۔ ان کی رہائی کا مسئلہ بھی بہت جلد ہاتھ میں لیا جائے گا۔

مسٹر فضل الحق نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں اپنی کابینہ میں بہت جلد توسیع کروں گا فی الحال میں نے محکموں کی تقسیم چار شعبوں میں کی ہے۔ اور پوری کابینہ مرتب ہونے پر محکموں کی از سر نو تقسیم ہو گی۔

مسٹر حق نے کہا۔ کہ میں صوبائی اسمبلی کے گروپوں سے پارٹی لیڈروں کے نکتہ نظر پر تبادلہ خیالات کروں گا۔ اس کے بعد میں اپنی کابینہ کے دوسرے اراکین کا انتخاب کروں گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ مجھے کامیابی حاصل ہو گی۔ اس کا زیادہ تر انحصار صوبائی عوام کے تعاون پر ہے۔

مقبوضہ کشمیر کو ۸½ کروڑ روپیہ دیا گیا

نئی دہلی ۴ اپریل: مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے کل اپنی نام نہاد اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ بھارت اب تک مقبوضہ کشمیر کو ۸ کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ دے چکا ہے۔ اس میں سے کوئی رقم واپس نہیں کی گئی۔

اسلام کا عظیم الشان نشان
احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جس کے ذریعہ تمام جہان کے مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہوتی ہے۔ کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں: فی شیشی ۲½ روپیہ، مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے، دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملہ اُس گندی ذہنیت کا نتیجہ ہے جو ملک کے امن و امان کو درہم برہم کر سکتی ہے

پاکستان کے طول و عرض کی احمدی جماعتوں کی طرف سے مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرنے کا پُرزور مطالبہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کا یہ غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۲ / مارچ اس حملہ پر انتہائی رنج و غم اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جو ایک نادان دشمن نے ہمارے آقا اور محبوب امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر کیا ہے۔

یہ اجلاس اس گندی اور سفاک ذہنیت کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہ خطرناک اقدام کیا گیا۔ نیز یہ اجلاس حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس واقعہ کی پوری پوری تحقیق کی جائے۔ اور جو لوگ اس جرم کے مرتکب ثابت ہوں۔ انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

یہ اجلاس حکومت سے یہ بھی استدعا کرتا ہے کہ اس قسم کی ذہنیت کو بڑھنے نہ دیا جس کی وجہ سے پاکستان کے پرامن شہریوں کی عزت و آبرو اور ان کا جان و مال محفوظ نہ رہے۔ پاکستان کے مفاد کے سخت خلاف ہے۔ نیز اسلام کے صریح احکام کی خلاف ورزی ہے۔ اسلئے پاکستان میں برسر اقتدار حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی ذہنیت کی پرزور مذمت کرے اور اس کا قلع [illegible] لئے پوری جد و جہد کرے۔

ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
و ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ ضلع جھنگ

تخت ہزارہ

مورخہ ۲۶/۳/۵۴ کو بروز جمعہ زیر صدارت شیخ محمد رفیق صاحب امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ انجمن احمدیہ تخت ہزارہ کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

(۱) یہ اجلاس اس سفاکانہ حملہ کو جو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر کیا گیا ہے۔ اور جو اسلام اور پاکستان کی بین الاقوامی شہرت پر ایک سیاہ داغ لگانے والا ہے۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پُرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس حملہ کی مکمل تحقیقات کرے۔ اور مجرموں کو بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

(امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ)

چک ۲۷۰ گ ب ضلع لائلپور

مورخہ ۲۰/۳/۵۴ بروز ہفتہ جماعت احمدیہ چک ۲۷۰ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار داد پاس کی گئی

(۱) جماعت احمدیہ چک ۲۷۰ گ ب ضلع لائلپور کا یہ اجلاس حضرت امام جماعت احمدیہ پر حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ ظالم حملہ آور نے ہمارے پیارے امام پر حملہ کر کے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے لاکھوں امن پسند احمدیوں کے دلوں کو شدید طور پر مجروح کیا ہے۔ یہ حملہ جماعت احمدیہ کے خلاف مسلسل گندے پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس قاتلانہ حملہ کی پوری پوری تحقیقات کرے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔

۲۔ ملت کی سالمیت اور امن کے لئے مختلف قوموں کے درمیان محبت اور اتفاق کی ضرورت ہے مذموم اور اشتعال انگیز پروپیگنڈے ملک کے اندر منافرت اور بد امنی کا موجب ہیں۔ اگر ایسے پروپیگنڈے کو روکا نہ گیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ لہذا ہم حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈے کو روکا جائے (سکرٹری)

پنڈدادنخاں

……

……

…… مورخہ ۲۶/۳/۵۴ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ پنڈدادنخاں ضلع جہلم کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

جماعت احمدیہ پنڈدادنخاں اپنے محبوب امام پر قاتلانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ غیر جانبدارانہ طور پر اس کی پوری تفتیش و تحقیقات کرائی جاوے۔ اور پس منظر معلوم کر کے ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جاوے۔ اگر اس طرح اختلاف عقیدہ کی بناء پر حملے ہونے لگیں۔ تو ملک کا امن برباد ہو جاوے گا۔ اور کوئی بھی محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈدادنخاں)

مونگ ضلع گجرات

جماعت احمدیہ مونگ ضلع گجرات نے ایک ہنگامی اجلاس میں بعد از نماز جمعہ مورخہ ۱۹/۳/۵۴ کو حسب ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور کی۔

"جماعت احمدیہ مونگ ضلع گجرات ایک نادان دشمن کے بزدلانہ حملہ کو جو اس نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ پر کیا ہے۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرماوے۔ اور عمر دراز عطا فرماوے۔ نیز حکومت پاکستان و حکومت پنجاب کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ یہ حملہ تشدد اور نفرت کے اس لگاتار پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ جو بعض جماعتیں اور افراد عرصہ سے مذہب کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور جن کا مقصد ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنا ہے۔ نیز پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ اس جرم کی کماحقہ تحقیقات کی جاوے۔ اور مجرم کو قرار واقعی سزا دی جاوے۔"

۲۔ نیز یہ اطلاع بھی عرض کی جاتی ہے۔ کہ جماعت ہذا اور لجنہ اماء اللہ مقامی نے علی الترتیب دو بکرے ذبح کئے۔ اور نہایت خلوص سے حضور کے تندرست اور صحت یاب ہونے کے لئے دعائیں جاری ہیں اللہ تعالےٰ قبول فرماوے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مونگ ضلع گجرات۔

کرم پورہ - داربرٹن

آج جماعت احمدیہ کرم پورہ نے بمع اپنے ملحقات کے اپنے اجلاس عامہ میں بالاتفاق رائے یہ قرارداد پاس کی کہ جماعت ہذا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت اس کی پوری پوری تحقیقات کرے۔ اور مجرم کو قرار واقعی سزا دلانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ (سکرٹری جماعت احمدیہ کرم پورہ داربرٹن۔ ضلع شیخوپورہ)

چونڈہ

آج مورخہ ۱۹/۳/۵۴ کو جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا یہ غیر معمولی اجلاس جو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اس وحشیانہ حملہ کی جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ پر کیا گیا۔ شدید مذمت کرتا ہے۔ اور اس پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے توقع کرتا ہے کہ وہ اس قاتلانہ حملہ اور اس کے پس منظر کی پوری پوری تحقیقات کرے اور مجرم یا مجرمین کو قرار واقعی سزا دے۔ نیز ان محرکات کو جو اس سازش کا موجب ہیں بے نقاب کرے۔ کیونکہ یہ واقعہ حکومت پاکستان کی بین الاقوامی شہرت پر بدنامی کا دھبہ ہے۔

کوٹ قیصرانی

جماعت احمدیہ موضع کوٹ قیصرانی کا یہ غیر معمولی اجتماع حضرت امام جماعت احمدیہ کے قاتلانہ حملہ کے متعلق انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ حملہ صرف امام جماعت احمدیہ کی ذات سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس حملہ سے لاکھوں قلوب، کو جو دنیا کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں۔ سخت مجروح کیا گیا ہے۔ یہ حملہ تشدد اور نفرت کے اس لگاتار پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ جو بعض جماعتیں اور افراد عرصہ سے مذہب کے نام پر جماعت احمدیہ [illegible] جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد ملک میں لاقانونی اور فتنہ و فساد پیدا کرنا ہے۔ یہ اجتماع حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ وہ پوری توجہ اور کوشش کے ساتھ تحقیقات کرے۔ اگر اسے ایسی کسی سازش کا علم ہو تو اس امن شکن فعل کے خلاف سخت اقدام کرنا چاہیئے تاکہ آئندہ ملک کے امن کو برباد کرنے والے اور پاکستان کے وقار کو گرانے والے عناصر کوئی ایسی حرکات نہ کر سکیں۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی

میاں چنوں

جماعت احمدیہ میاں چنوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق منظور کیا گیا

جماعت ہذا حضرت امام جماعت احمدیہ پر جو قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ اس پر ناپسندیدگی اور نفرت و حقارت کا اظہار کرتی ہے نیز حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعہ کی پوری تفتیش کر کے اس کا مناسب انسداد کرے۔ تاکہ ملک میں امن قائم رہے۔ اور ایسی ناشائستہ حرکات اسلام کو بدنام کرنے کا باعث نہ ہوں۔ (سیکرٹری مال میاں چنوں)